شیطان کے مکروفریب
سے بچنے کے طریقے
حضرت فخر المشائخ ابو المکرم ڈاکٹر
سید محمد اشرف الاشرفی الجیلانی مدظلہ العالی
سجادہ نشین درگاہ عالیہ اشرفیہ، اشرف آباد فردوس کالونی، کراچی
مریدین کی روحانی تربیتی نشست سے خطاب
ناشر
اشرف پبلیکیشنز، اشرف آباد فردوس کالونی، کراچی

ملفوظاتِ قطبِ ربانی قدس سرہٗ

حضرت قطب ربانی ابومخدوم شاہ سید محمد طاہر اشرف الاشرفی الجیلانی قدس سرہ نے فرمایا کہ:
میں اکثر دیکھتا ہوں کہ مسلمان آپس میں دست وگریباں ہیں حتی کہ بھائی بھائی کی جان کا دشمن ہے۔ باپ بیٹوں میں جنگ ہے اور اعزا واقربا ایک دوسرے کے مخالف ہیں یہ صورت حال بڑی تشویشناک ہے کیونکہ آپس کے اختلافات نے ہی مسلمانوں کو دنیا میں ناکام نامراد بنایا اور ان سے عزت وجلال چھینا۔ لڑائی جھگڑا، دنگا فساد آپس کی مخالفت اور دشمنی گھر سے رحمت وبرکت ختم کردیتی ہے اللہ تعالیٰ کو لڑائی جھگڑا اور فساد پسند نہیں اور وہ ان لوگوں کو پسند کرتا ہے جو محبت اور اخوت اور امن کو پسند کرتے ہیں۔

حضور اکرم ﷺ نے ایک دن شعب ابو عامر میں اصلاح اخلاق کے متعلق تقریر فرمائی اس میں ارشاد فرمایا کہ انسانوں میں اللہ کے نزدیک وہ بہتر ہے جو اپنے احباب سے اچھی طرح پیش آئے اور پڑوسیوں میں وہ اچھا ہے جو اپنے ہمسائیوں سے اچھا سلوک کرے۔ اسی طرح مسلم شریف کی ایک اور حدیث ہے جسے حضرت انس بن مالک روایت کرتے ہیں حضور ﷺ نے فرمایا ''تم ہرگز جنت میں نہیں جاسکو گے جب تک ایمان نہ لاؤ اور تم ہرگز مومن نہیں ہوسکتے جب تک کہ آپس میں محبت نہیں کروگے'' اس لیے لڑائی جھگڑوں سے پرہیز کرو۔ آپس میں محبت واخوت کا رشتہ قائم کرو۔

پ

شیطان کے مکر و فریب
سے بچنے کے طریقے

مصنف:

حضرت فخر المشائخ ابو المکرّم ڈاکٹر

سید محمد اشرف الاشرفی الجیلانی مدظلہ العالی

سجادہ نشین درگاہ عالیہ اشرفیہ، اشرف آباد فردوس کالونی، کراچی

مریدین کی روحانی تربیتی نشست سے خطاب

ناشر

اشرف پبلیکیشنز، اشرف آباد فردوس کالونی، کراچی

نام کتاب: شیطان کے مکر وفریب سے بچنے کے طریقے

مصنف : فخر المشائخ ابوالمکرم ڈاکٹر سید محمد اشرف جیلانی مدظلہ العالی

کا مریدین کی روحانی تربیتی نشست سے خطاب

صفحات : ۲۴

تعداد : ۱۰۰۰

کمپوزنگ: محمد اجواد عطاری

ناشر : اشرف پبلیکیشنز، کراچی۔

ملنے کا پتہ: درگاہ عالیہ اشرفیہ، اشرف آباد (فردوس کالونی) کراچی

قیمت: -/20 روپے

www.ashrafia.net

فہرست

ابتدائیہ ____ ۴

شیطان کے مکروفریب سے بچنے کے طریقے ____ ۶

شیطان سے بچنے کا پہلا طریقہ ____ ۸

ہمارے پیرومرشد کا عمل ____ ۱۰

چوبیس گھنٹے نماز میں ____ ۱۲

شیطان سے بچنے کا دوسرا طریقہ ____ ۱۳

شیطان سے بچنے کا تیسرا طریقہ ____ ۱۴

صحبت میں بیٹھنے سے کیا ہوتا ہے؟ ____ ۱۵

شیطان سے بچنے کا چوتھا طریقہ ____ ۱۷

حضرت غوثِ اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ ____ ۱۸

سبق آموز حکایت ''عابد اور شیطان'' ____ ۲۰

مرید ہونے کا مقصد کیا ہونا چاہیے؟ ____ ۲۲

مریدین کے لیے ہدایت ____ ۲۴

ابتدائیہ

نحمدہ ونصلی ونسلموا علی رسولہ الکریم

آج کل خانقاہی نظام تنزلی کا شکار ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ پیران عظام نے اسلاف کے طور وطریقے کو چھوڑ دیا۔ مریدین کی تربیت کا کوئی خاص اہتمام نہیں اکثر خانقاہوں میں ایسا کوئی پروگرام نہیں ہوتا کہ جہاں مریدین ومعتقدین کی باقاعدہ تربیت کی جائے اور انہیں تصوف اور طریقت کی تعلیم دی جائے لیکن الحمدللہ! آج کے اس پُرفتن دور میں جبکہ ہر طرف فتنے ہی فتنے ہیں اور نئی نئی باتیں، نئی نئی چیزیں سامنے آرہی ہیں۔ ایسے وقت میں بہت سی خانقاہیں اور درگاہیں ایسی ہیں کہ جہاں اب بھی اسلاف کے طریقے پر تعلیم و تربیت کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ مریدین کا تزکیہ نفس اور تصفیہ قلب کرایا جاتا ہے۔ آج بھی ایسی شخصیات موجود ہیں جو مریدین کی تربیت کرنے کی صلاحیت رکھتی ہیں اور وہ حضرات اپنے اسلاف کے نقش قدم پر چلتے ہوئے خانقاہی نظام کو قائم رکھے ہوئے ہیں اور اسی نہج پر چلا رہے ہیں جس پر بزرگان دین اولیائے کاملین نے اس نظام کی بنیاد رکھی۔ ان خانقاہوں میں پاکستان میں سلسلہ عالیہ اشرفیہ کا سب سے بڑا مرکز درگاہ عالیہ اشرفیہ، اشرف آباد فردوس کالونی، کراچی ہے جہاں حضرت قطب ربانی ابومخدوم شاہ سید محمد طاہر اشرف الاشرفی الجیلانی رحمۃ اللہ علیہ اور آپ کے فرزند اشرف المشائخ ابومحمد شاہ سید احمد اشرف الاشرفی الجیلانی رحمۃ اللہ علیہ آرام فرما ہیں۔ سب سے پہلے حضرت اشرف المشائخ رحمۃ اللہ علیہ نے مریدین کے لیے تربیتی نشست کا اہتمام فرمایا آپ ہر جمعہ کو بعد نماز عشاء یہ نشست منعقد کرتے تھے اور مریدین کو طریقت کی تعلیم دیتے تھے۔

آپ نے باقاعدہ مریدین اور معتقدین کو چلہ کشی کرائی، دعائے حزب البحر، اللہ الصمد اسماء الحسنیٰ اور دیگر اوراد و وظائف کے چلے مریدین کو کرائے۔آپ نے ۲۰۰۵ء میں وصال فرمایا آپ کے وصال کے بعد آپ کے فرزند اکبر و جانشین فخر المشائخ ابو المکرّم ڈاکٹر سید محمد اشرف جیلانی مدظلہ العالی اس سلسلے کو جاری رکھے ہوئے ہیں چنانچہ ہر اتوار کو بعد نمازِ عصر تا مغرب مریدین کے لیے روحانی تربیتی نشست منعقد کی جاتی ہے۔جس سے آپ خطاب فرماتے ہیں اور مریدین و معتقدین کو طریقت کی تعلیم دیتے ہیں۔یہ سلسلہ ۲۰۰۵ء سے تادم تحریر جاری ہے۔آپ کی یہ تمام نشستیں ہماری ویب سائٹ پر اور یوٹیوب پر موجود ہیں جس سے لوگ استفادہ کرر ہے ہیں۔اب ہم نے یہ کوشش کی ہے کہ ان نشستوں کو تحریر میں لاکر چھپوایا جائے تاکہ عوام وخواص اس سے مستفید ہوسکیں یہ کتابچہ اس سلسلے کی پہلی کڑی ہے۔ان شاءاللہ آئندہ بہت جلد دیگر اہم موضوعات پر جو نشستیں ہوئی ہیں وہ بھی ہم آپ کے سامنے کتابچوں کی صورت میں پیش کریں گے۔

مولیٰ تعالیٰ ہماری اس سعی کو اپنی بارگاہ میں منظور و مقبول فرمائے اور جو کچھ اس میں بیان کیا گیا ہے ہم سب مریدین معتقدین اور متعلقین سلسلہ اشرفیہ کو اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ

خاک پائے مرشد من

مولانا عرفان اشرفی

نحمده ونصلی ونسلموا علی رسوله الکریم

ارشادِ ربانی ہوا: یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِی السِّلْمِ كَآفَّةً ۠ وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ (پارہ نمبر۲ سورۂ بقرہ آیت نمبر ۲۰۸)

ترجمہ: اے ایمان والو! اسلام میں پورے داخل ہو اور شیطان کے قدموں پر نہ چلو بے شک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔

آپ جانتے ہیں کہ شیطان ازل سے ہی انسان کا دشمن ہے اور مختلف طریقوں سے انسان کو بہکانے کی کوشش کرتا ہے اور اس کے پاس ہزار قسم کے ایسے جال ہیں جس میں وہ انسان کو پھنسا لے اور خاص طور پر جو سیدھے راستے پر چلنے والے ہیں ان پر اس کا حملہ ضرور ہوتا ہے۔ ظاہر ہے جو ٹیڑھے راستے پر ہیں ان کو بہکانے کی ضرورت ہی نہیں وہ تو چل رہے ہیں اس کے حساب سے۔ جو سیدھے راستے پر چلنے والے ہیں اور راہِ سلوک طے کرنے والے ہیں ان پر وہ اسی انداز میں حملہ کرتا ہے اور ان کو گمراہ کرنے کی کوشش کرتا ہے تو اس لیے ہمیں چاہیے کہ ہم اس دشمن سے ہوشیار رہیں۔ اب دشمن بھی کئی قسم کے ہیں ایک دشمن تو وہ ہے کہ جو ہم پر حملہ کرے تو ہمیں نظر آ جائے ہم اس کو دیکھیں یعنی ہم جانتے ہیں یہ شخص ہمارا دشمن ہے اب جس دشمن کو آپ جانتے ہیں وہ آپ کو نظر آتا ہے اس سے بچنے کی صورت تو آپ کر سکتے ہیں کوئی تدبیر کر سکتے ہیں اپنی حفاظت کر سکتے ہیں اس لیے کہ آپ اس دشمن کو دیکھ رہے ہیں۔ جہاں سے بھی حملہ کرے گا آپ دیکھ لیں گے آپ نے دور سے دیکھا دشمن آ رہا ہے آپ نے اپنا راستہ بدل لیا آپ نے دیکھا قریب پہنچ گیا ہے تو آپ دوڑ کر دور چلے گئے یا اور کوئی اپنی حفاظت کا انتظام کر لیا لیکن

یہ اس کے لیے جس کو دشمن نظر آ رہا ہے۔ شیطان ایسا دشمن ہے کہ جس کا دشمن ہونا یقینی ہے لیکن یہ نظر بھی نہیں آتا اب وہ دشمن جو نظر نہ آئے وہ کتنا خطرناک ہے جو دشمن نظر آ رہا ہے اس سے آپ نے اپنی حفاظت کر لی لیکن یہ شیطان نظر نہیں آتا کیونکہ دشمن آپ کو دیکھ رہا ہے آپ اس کو نہیں دیکھ رہے تو یہ کتنا خطرناک دشمن ہے کہ دشمن تو ہمیں دیکھتا ہو اور ہم اسے نہ دیکھتے ہوں یہ کتنی خطرناک بات ہے۔ ہمیں پتا ہی نہیں کہاں سے آ رہا ہے؟ کہاں سے حملہ آور ہو رہا ہے؟ اس لیے کہ ہمیں نظر نہیں آتا وہ قریب بھی آ کر بیٹھ جائے تو ہمیں پتا نہیں، سامنے سے آ رہا ہے تو پتا نہیں، دور ہے تو پتا نہیں، قریب ہے تو پتا نہیں، اس لیے کہ نظر نہیں آ رہا۔ جو دشمن نظر نہ آئے وہ بڑا خطرناک ہوتا ہے تو اب بتائیں جو دشمن نظر نہ آئے اس سے کیسے بچیں؟ اس سے بچنے کی تدبیر کیا ہے؟ جب تک نظر نہیں آئے گا تو ہم بچیں گے کیسے؟۔ جب ہم پریشان ہوئے کہ ہم کیا کریں؟ اس دشمن شیطان سے کیسے بچیں؟ تو ہمیں قرآنِ پاک میں اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد ملا کہ وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ترجمہ: ''اور شیطان کے نقشِ قدم پر نہ چلو بیشک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے''۔ اس کی دشمنی کوئی چھپی ہوئی نہیں ہے بلکہ کھلی ہے۔ ازل سے چل رہی ہے حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر آج تک اور قیامت تک چلتی رہے گی تو اب ہم کیا کریں؟ جو دشمن نظر نہ آئے اس سے کیسے بچیں جو ہمیں دیکھتا ہے ہم اسے نہیں دیکھتے تو اس کے لیے بزگانِ دین اولیاء کاملین نے ایسا بہترین طریقہ بتایا کہ دیکھو جو دشمن نظر آئے اس سے تو تم اپنی حفاظت کر سکتے ہو اور جو دشمن نظر نہ آئے یعنی وہ دشمن تمہیں دیکھتا ہو تم اسے نہیں دیکھتے ہو تو اس سے بچنے کا طریقہ یہ ہے کہ اس ذات کی پناہ حاصل کرو جو

ذات اسے دیکھتی ہو یہ اُسے نہ دیکھتا ہو اب شیطان ہمیں دیکھتا ہے اور ہم اسے نہیں دیکھتے لیکن اللہ تبارک وتعالیٰ اسے دیکھتا ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کو نہیں دیکھ سکتا۔ اللہ کی پناہ میں آجاؤ تم شیطان سے محفوظ رہو گے اس لیے ہم کہتے ہیں۔ اعوذ باللّٰہ من الشیطن الرجیم. ترجمہ: اللہ کی پناہ مانگتا ہوں شیطان مردود سے۔ جو اللہ کی پناہ میں آگیا سمجھو وہ شیطان کے حملوں سے محفوظ ہو گیا اس طرح ہم اس سے بچ سکتے ہیں۔ یہ ایسا خطرناک دشمن ہے جیسا آدمی دیکھتا ہے ویسا ہی کام کرتا ہے۔ کوئی عابد ہے تو اُسے ویسے ہی بہکاتا ہے، کوئی عالم ہے تو اُسے ویسے ہی بہکاتا ہے، کوئی دنیادار ہے تو اسے ویسے ہی بہکاتا ہے غرض یہ کہ جیسا آدمی دیکھے گا ویسے ہی بہکائے گا اس لیے کہ یہ تو سب سے بڑا عالم ہے فرشتوں کا استاد ہے۔ جس نے فرشتوں کو پڑھایا ہو اس سے بڑا عالم کون ہوگا؟ ہر ایک کی فطرت کو جانتا ہے، ہر ایک کے مزاج کو جانتا ہے اور ہر ایک کے ساتھ لگا ہوا ہے اب اس سے بچنے کی ایک ہی صورت ہے وہ ہم نے بتادی کہ اللہ کی پناہ میں آجاؤ جو اللہ کی پناہ میں آگیا وہ شیطان کے مکروہ وفریب سے محفوظ ہو گیا۔

شیطان سے بچنے کا پہلا طریقہ:

شیطان سے بچنے کے چار طریقے ہیں۔ اس سے بچنے کا پہلا طریقہ یہ ہے کہ پانچ وقت کی نماز، اگر آپ اس پر قائم ہو گئے ثابت قدم ہو گئے سمجھیں آپ شیطان کے حملوں سے محفوظ ہو گئے۔ پانچ وقت نماز پہلی چیز کیسے؟ ایک دن صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے سرکارِ دوعالم ﷺ نے سوال فرمایا:

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ اَرَئَيْتُمْ لَوْ اَنَّ نَهْرًا بِبَابِ اَحَدِكُمْ يَغْسِلُ مِنْهُ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ هَلْ يُبْقَى مِنْ دَرَنِهِ شَيْءٍ ؟ قَالُوْا: لَا يُبْقَى مِنْ دَرَنِهِ شَيْءٌ قَالَ فذالك مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ يَمْحُوْاللّٰهُ بِهِنَّ الْخَطَايَا.

(مسلم شريف ، كتاب الساجد، باب المشى الىٰ الصلاة تمحى به الخطايا وتر فع به الدرجات ، رقم الحديث ٦٦٧)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم نورِ مجسم ﷺ نے ارشاد فرمایا'' بتاؤ اگر تم میں سے کسی کے دروازے پر ایک نہر ہو جس میں وہ ہر روز پانچ مرتبہ غسل کرے تو کیا اس (کے بدن) پر کچھ میل باقی رہے گا؟ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کیا: اس (کے بدن) پر بالکل میل باقی نہیں رہے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا'' پانچ نمازوں کی مثال بھی ایسی ہی ہے اللہ تعالیٰ ان کے سبب (بندے کے سارے) گناہ مٹا دیتا ہے''۔

جب انسان دن میں پانچ مرتبہ نماز پڑھتا ہے تو اس کے گناہ جھڑ جاتے ہیں اور گناہوں سے پاک وصاف ہو جاتا ہے۔ اب ظاہر ہے جب نماز پڑھے گا تو وضو بھی کرے گا بغیر وضو کے نماز نہیں ہوتی۔ حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ نے ایک بار ایک مقام پر پہنچ کر پانی منگوایا اور یکا یک مسکرائے اور رفقاء سے فرمانے لگے جانتے ہو میں کیوں مسکرایا؟ پھر اس سوال کا خود ہی جواب دیتے ہوئے فرمایا ایک بار سرکارِ نامدار ﷺ نے اسی جگہ وضو فرمایا تھا اور بعدِ فراغت مسکرائے تھے اور صحابہ کرام سے فرمایا تھا جانتے ہو میں کیوں مسکرایا تھا؟ صحابہ کرام نے عرض کی اللّٰه و رسوله اعلم اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں حضور

نبی کریم ﷺ نے فرمایا ''جب آدمی وضو کرتا ہے تو ہاتھ دھونے سے ہاتھوں کے اور چہرہ دھونے سے چہرے کے اور سر کا مسح کرنے سے سر کے اور پاؤں دھونے سے پاؤں کے گناہ جھڑ جاتے ہیں''۔ (مسند امام احمد ج۱ص۱۳۰رقم الحدیث ۴۱۵ دار الفکر۔ بیروت)

اب گناہوں سے پاک صاف ہو کر اللہ کی بارگاہ میں کھڑا ہے۔ ایک دن میں پانچ مرتبہ آپ نے وضو کیا پانچ مرتبہ گناہ جھڑ گئے اور پانچ مرتبہ وضو کرنے سے شیطان آپ سے دور ہو گیا اس لیے کہ جب انسان باوضو ہوتا ہے تو شیطان خود بخود اس سے دور ہو جاتا ہے اس کے خیالات پاکیزہ ہو جاتے ہیں اسی لیے بزرگانِ دین اولیاء کاملین یہ نصیحت کرتے ہیں کہ ''ہمیشہ باوضو رہو''۔ آپ سب کے لیے بھی یہی ہدایت ہے آپ سب اہلِ طریقت ہیں کوشش کریں کہ ہمیشہ باوضو رہیں اور رہ سکتے ہیں اس میں کوئی مسئلہ نہیں ہے جب آپ حاجت سے فارغ ہوں تو فوراً وضو کر لیں اس سے فائدہ یہ ہوگا کہ اگر کہیں آپ کو وضو کا پانی نہیں ملا تو اُس وقت بھی آپ ہر قسم کی مشکل سے بچ جائیں گے کیونکہ آپ کا وضو پہلے سے ہوگا ورنہ پانی کی تلاش میں گھومنا پڑے گا اور جو شخص ہمیشہ باوضو رہتا ہے فرشتے اس کے دوست بن جاتے ہیں اللہ کی رحمتیں برکتیں نازل ہوتی ہیں۔

ہمارے پیر و مرشد کا عمل:

میرے والد گرامی اور پیر و مرشد اشرف المشائخ حضرت ابو محمد شاہ سید احمد اشرف الاشرفی الجیلانی قدس سرہ ہمیشہ باوضو رہتے تھے۔ راقم نے جب سے ہوش سنبھالا انہیں کبھی بے وضو نہیں دیکھا جب حاجت ضروریہ سے فارغ ہوتے فوراً وضو کرتے اور ہمیں بھی باوضو رہنے کی تلقین کرتے۔ الحمد للہ! راقم ان کی اتباع میں اس عمل پر گامزن ہے۔

پانچ وقت نماز یہ پہلا طریقہ شیطان سے بچنے کا۔ اب آپ دیکھیں اگر آپ نے تنہا نماز پڑھی مسجد میں نہیں گئے کتنی دیر لگتی ہے نماز پڑھنے میں؟ ۱۰ منٹ لگتے ہیں جلدی جلدی پڑھی تو ۵ پانچ منٹ لیکن جلدی نہیں آرام سے تعدیلِ ارکان کے ساتھ پڑھیں۔ ہماری کیفیت تو یہ ہے کہ اگر کوئی دیکھ رہا ہے تو بڑے آرام سے ٹھہر ٹھہر کے لمبے لمبے سجدے اور کوئی نہیں دیکھ رہا تو جلدی جلدی پڑھتے ہیں معاذ اللہ جیسے بوجھ تھا اتار کر پھینک دیا۔ ایسا نہیں کرنا چاہیے بلکہ خشوع و خضوع اور اطمینان کے ساتھ ایسے نماز پڑھنی چاہیے جیسے تم اللہ کو دیکھ رہے ہو۔ غرض یہ کہ اگر دس منٹ ایک نماز میں لگتے ہیں تو پچاس منٹ پانچ نمازوں کے ہو گئے تو اس طرح چوبیس گھنٹوں میں سے صرف پچاس منٹ اللہ تعالیٰ کے لیے وقف کر دیجئے۔ اب پچاس منٹ جو نماز میں صرف ہوئے آپ شیطان سے دور ہو گئے اور اگر جماعت کے ساتھ ہیں اور سکون و اطمینان کے ساتھ نماز پڑھی ہے تو ۱۵ منٹ اور اگر جماعت سے پہلے پہنچ گئے اور ابھی نماز میں دیر ہے آپ ۱۰ دس منٹ پہلے پہنچ گئے یا ۱۵ پندرہ منٹ پہلے پہنچ گئے۔ جمعہ کی نماز ہے تو آدھے گھنٹے پہلے پہنچ گئے چلو مولانا صاحب کی تقریر بھی سن لیں آج کل تو لوگ تقریر سنتے ہی نہیں اور انتظار کرتے ہیں کہ جب خطبہ شروع ہو گا تب جائیں گے۔ مولوی صاحب تو ایسے ہی بولتے رہتے ہیں اور اس بات سے بے خبر ہوتے ہیں کہ اگر پہلے جائیں گے اور انتظار کریں گے تو وہ سارا وقت نماز میں شمار کیا جائے گا کیونکہ انتظارِ صلوٰۃ بھی صلوٰۃ میں داخل ہے۔ اب اگرچہ ہمیں نمازِ جمعہ میں ۱۵ منٹ لگے مگر کیونکہ ہم ایک گھنٹہ پہلے آئے تھے اس لیے ان شاء اللہ ہمارے نامۂ اعمال میں لکھا جائے گا کہ ہم نے ایک گھنٹہ نماز پڑھی۔ اللہ تعالیٰ کا بے حد

احسان ہے کہ اس نے ہمیں ثواب عطا کرنے کے لیے کیسے کیسے ذرائع رکھے ہیں مگر پھر بھی لوگ جمعہ کا خطبہ شروع ہونے کا انتظار کرتے ہیں اور فرض نماز پڑھتے ہی باہر نکل جاتے ہیں۔ سنتیں اور نوافل نہیں پڑھتے نہ جانے کیوں نماز کو نعوذ باللہ بوجھ سمجھتے ہیں۔

احبابِ طریقت! عبادت محبت کے ساتھ کیجئے، عبادت خشوع و خضوع کے ساتھ کیجئے عبادت پسندیدگی کے ساتھ کیجئے عبادت اللہ کی رضا کے لیے کیجئے پھر دیکھئے اللہ تعالیٰ کی کتنی رحمتیں نازل ہوتی ہیں اور کتنی برکتیں حاصل ہوتی ہیں۔ یہ مت سمجھئے کہ یہ ایک بوجھ ہے اتار کر پھینک دیں گے نہیں بلکہ انتظار کریں کہ کب نماز کا وقت آئے اور میں اپنے رب کے حضور حاضر ہوں۔ جب آپ اس طرح کریں گے تو اِدھر سے بھی رحمتیں نازل ہوں گی اُدھر سے بھی برکتیں نازل ہوں گی۔

چوبیس گھنٹے نماز میں:

نیت یہ ایک ایسی عبادت ہے جس سے ہمارے چوبیس گھنٹے نماز میں شمار ہوں گے اور وہ اس طرح کہ جب ہم نے فجر کی نماز پڑھی تو فوراً ہم نے نیت کر لی کہ ان شاء اللہ ہم ظہر پڑھیں گے اور جب ظہر کی نماز پڑھ لی تو پھر نیت کی کہ ان شاء اللہ ہم عصر پڑھیں گے اور جب عصر کی نماز پڑھ لی تو اسی طرح مغرب کی نیت کر لی اور جب مغرب کی نماز پڑھ لی تو نیت کر لی کہ عشاء پڑھیں گے اور جب عشاء پڑھ لی تو یہ نیت کر کے سوئے کہ صبح اُٹھ کر فجر پڑھنی ہے غرض یہ کہ ہر نماز کے بعد اگر دوسری نماز کی نیت کر لیں اور انتظار کریں تو ہمارے چوبیس گھنٹے نماز میں اور عبادت میں لکھے جائیں گے کیونکہ انتظارِ صلوٰۃ صلوٰۃ میں داخل ہے۔ اسی لیے کہتے ہیں کہ مومن کا چلنا پھرنا عبادت، مومن کا سونا جاگنا عبادت،

مومن کے ۲۴ چوبیس گھنٹے عبادت ہی عبادت۔ یہ کیسے عبادت ہوا؟ اس طرح کہ اس کے ذہن میں یہی ہے کہ مجھے اللہ کی بارگاہ میں حاضری دینی ہے۔

پہلا طریقہ جو شیطان سے بچنے کا ہے وہ ہے پانچ وقت نماز۔ جو تمام مسلمان مردوں اور عورتوں پر فرض ہے اگر آپ یہ کام کرلیں گے تو شیطان کے حملوں سے محفوظ ہوجائیں گے۔

شیطان سے بچنے کا دوسرا طریقہ:

شیطان سے بچنے کا دوسرا طریقہ یہ ہے کہ روزانہ دن میں کم از کم ۱۰۰ سو مرتبہ استغفار پڑھیں۔ اگر ہر شخص دن میں کم سے کم ۱۰۰ سو مرتبہ استغفار پڑھ لے تو شیطان کے حملوں سے محفوظ ہوجاتا ہے۔ یہ حقیقت ہے اگر یقین نہ آئے تو خود تجربہ کر کے دیکھ لیں اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ ہر نماز کے بعد ۱۰۰ مرتبہ استغفار پڑھ لیں اور اس میں کوئی مشکل نہیں ہمارا ویسے ہی اتنا وقت فضول کاموں میں نکل جاتا ہے اور اس میں کوئی زیادہ وقت بھی نہیں لگتا بہت زیادہ ہوئے تو ۱۰ منٹ لگیں گے۔ اگر یہ نہیں کرسکتے تو چلیں آپ ۱۰ دس مرتبہ پڑھ لیں ہر نماز کے بعد تو پانچ نمازوں میں پچاس ہوگئے۔ اوّل تو ۱۰۰ مرتبہ پڑھ سکتے ہیں ایک تسبیح پڑھنے میں زیادہ دیر نہیں لگتی اگر ہم لازم کرلیں کہ ہم ہر نماز کے بعد ایک تسبیح استغفار پڑھیں گے اور اگر ہر نماز کے بعد پڑھ لی تو ۵۰۰ پانچ سو مرتبہ ہوجائے گی پھر تو شیطان دور ہی بھاگ جائے گا۔ ایک اور طریقہ یہ ہے کہ جب بھی آپ خالی بیٹھیں اس کا ورد کرتے رہیں غلط خیالات خود بخود دور ہوں گے، ذہن پاکیزہ ہوجائے گا اور اچھے خیالات پیدا ہوں گے۔

مثال کا مطلب یہ ہے جو میرا ذکر کرتا ہے میں اُسے اپنا قرب ایسے عطا کرتا ہوں جیسے میں
اس کے پاس ہی بیٹھا ہوں۔ جب آپ نے اس حدیث کو سمجھ لیا تو اب یہ سمجھئے کہ اللہ کا ہر
ولی اللہ کا ذکر کرتا ہے اور رب کائنات کا فرمان ہے کہ جو میرا ذکر کرتا ہے میں اس کے
پاس بیٹھا ہوتا ہوں تو جب آپ کسی ولی کے پاس بیٹھیں گے اور ولی کو اللہ تعالیٰ کا قرب
حاصل ہوتا ہے تو اس کے پاس بیٹھنے کی برکت سے آپ کو بھی اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل
ہو جائے گا اور دوسرا طریقہ بہت آسان ہے اس کے قریب ہو جاؤ جو اللہ کے قریب
ہے۔ یہ بزرگانِ دین اللہ کے قریب ہیں تم ان کے قریب ہو جاؤ تو تم بھی اللہ کے
قریب ہو جاؤ گے اس لیے ہم بزرگانِ دین اولیائے کاملین کی صحبت اختیار کرتے
ہیں۔ ہم ریاضت و مجاہدہ کر نہیں سکتے تو بہترین صورت یہی ہے کہ ان کے قریب ہو جاؤ
جو اللہ کے قریب ہیں تو صحبتِ صالح نیک لوگوں کی صحبت انسان کو شیطان سے دور کر دیتی
ہے اور رحمٰن سے قریب کر دیتی ہے اور جب وہ رحمٰن سے قریب ہوتا ہے تو رحمتیں برکتیں
خود بخود نازل ہوتی ہیں۔ جب شیطان دیکھتا ہے کہ یہ تو نیک لوگوں کی صحبت میں ہے تو
پہلے اس کو جانے سے روکتا ہے اس کو پتہ ہے یہ پہنچ گیا تو پھر میرا داؤ نہیں چلے گا اس کو
راستے میں روک لو اس کو کہیں گھومنے پھرنے کے لیے لے جاؤ اس کو کسی اور مقام پر لے
جاؤ اگر یہ بزرگوں کی صحبت میں پہنچ گیا تو پھر میں بہکا نہیں سکوں گا اس لیے روکتا ہے
مختلف حیلوں سے بہانوں سے لیکن جب آپ تمام چیزوں کو تمام زنجیروں کو، تمام
رکاوٹوں کو توڑ کر بزرگوں کے پاس آجائیں گے تو سمجھ لیجئے کہ شیطان کے حملوں سے بچ
گئے اس کے حملوں سے محفوظ ہو گئے۔ اسی لیے وہ جانے سے روکتا ہے اور اگر کسی نیک

کام کوئی رکاوٹ پڑے تو سمجھ لو کہ شیطان کی طرف سے رکاوٹ ہے یہ بیٹھے گا تو سیدھے راستے پر ٹیڑھے راستے پر کبھی نہیں بیٹھے گا اور جو سیدھے راستے پر چلنے والے ہیں ان کو گمراہ کرنے کی کوشش کرے گا اسی لیے ان تمام خطرات سے، اس کے حملوں سے، اس کے مکر وفریب سے اپنے آپ کو بچاتے ہوئے گزر جاؤ تو حقیقت میں کامیاب ہو۔ اگر اس کے داؤ میں، اس کے حملوں میں، اس کے شکنجے میں، اس کے جال میں جو اس نے ڈالے ہیں اس میں پھنس گئے تو ناکام ہو جاؤ گے اسی لیے یہ طریقے ہم آپ کو بتا رہے ہیں۔

شیطان سے بچنے کا چوتھا طریقہ:

اس سے بچنے چوتھا طریقہ ہے اعمال میں اخلاص۔ اخلاص کے معنی کیا ہیں؟ یہ بھی تصوف کی ایک اصطلاح ہے اخلاص کے معنی ہیں خالص اللہ کی رضا کے لیے عبادت کرنا۔ نماز اس لیے نہیں پڑھنی کہ لوگ مجھے نمازی کہیں، حج اس لیے نہیں کہ لوگ مجھے حاجی کہیں، زکوٰۃ، صدقات، خیرات اس لیے نہیں کہ لوگ مجھے بڑا سخی سمجھیں ہر عمل صرف اللہ کی رضا کے لیے ہو اگر نیت میں خلوص ہے تو شیطان کے داؤ سے محفوظ اور اگر نیت میں ریاء کاری ہے دکھاوا آ گیا ہے تو پھر شیطان بہت آرام سے حملہ کر دے گا۔ قرآن مجید میں اللہ تبارک وتعالیٰ بیان فرماتا ہے۔

ثُمَّ لَاٰتِیَنَّهُمْ مِّنْۢ بَیْنِ اَیْدِیْهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ وَعَنْ اَیْمَانِهِمْ وَعَنْ شَمَآئِلِهِمْ ؕ وَلَا تَجِدُ اَكْثَرَهُمْ شٰكِرِیْنَ. (پارہ ۸، سورۂ اعراف، آیت نمبر ۱۷)

ترجمہ: پھر ضرور میں ان کے پاس آؤں گا ان کے آگے اور ان کے پیچھے اور ان کے داہنے اور ان کے بائیں سے اور تو ان میں اکثر کو شکر گزار نہ پائے گا“۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا" تجھے اجازت ہے کہ جن کی نیتوں میں خلوص ہوگا ان پر تیرا داؤ نہیں چلے گا"۔ اجازت دے دی بہکاؤ، اس نے بہکانے کی کوشش شروع کر دی اور بڑے بڑے بزرگوں کو بہکانے کے لیے آیا لیکن نا کام ہوا۔

حضرت غوثِ اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ:

حضرت غوثِ اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ عبادت کر رہے ہیں سر پر نور کی چادر تن گئی اور اس سے آواز آئی۔ اے عبدالقادر! آج سے ہر حرام چیز تم پر حلال کر دی نماز معاف ہوگئی انہوں نے دیکھا سر پر نور کی چادر ہے اور حکم ہو رہا ہے نماز نہ پڑھو ہر حرام چیز حلال ہوگئی آپ نے فوراً لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم پڑھا تو وہ نور کی چادر غائب ہوگئی اور شیطان ایک مکروہ صورت میں سامنے آ گیا اور کہتا ہے اے عبدالقادر! اس وقت تجھے تیرے علم نے بچا لیا ورنہ میں تجھے گمراہ کر دیتا آپ نے فرمایا "میرے علم نے نہیں بچایا میرے خدا کے فضل نے مجھے بچایا ہے"۔ آج کا کوئی شخص ہوتا تو بڑا خوش ہوتا چلو نماز معاف ہوگئی نور کی چادر سے آواز آرہی ہے ہماری کیفیت یہ ہے کہ ابھی تو آواز نہیں آئی پھر بھی نہیں پڑھتے اور اگر آواز آجاتی تو بالکل ہی نہیں پڑھتے اور کہتے ارے نور کی چادر سے آواز آئی ہے لیکن وہ بھی عام انسان نہیں تھے۔ غوثِ اعظم تھے ان کو بہکانا آسان کام نہیں تھا ان کی نیت میں خلوص تھا ان کی بنیاد ہی خلوص پر رکھی گئی تھی تقویٰ پر رکھی گئی تھی پرہیزگاری پر رکھی گئی تھی جیسے ہی لاحول پڑھا چادر غائب ہوگئی اللہ نے فرمایا "جن کی نیتوں میں خلوص ہوگا ان پر تیرا داؤ نہیں چلے گا" تو جن کی نیتوں میں خلوص تھا وہ منزل مقصود پر پہنچ گئے۔ بزرگانِ دین اولیاء کاملین نے جتنی عبادت کی، ریاضت کی، تقویٰ

و پرہیز گاری اختیار کی، کبھی بھی ریاء کاری کا خیال پیدا ہونے نہیں دیا۔ بلکہ ہمیشہ اپنے آپ کو چھپاتے رہے اور خود کو حقیر سمجھتے رہے حقیقت یہ ہے کہ جنہوں نے اپنے آپ کو فقیر حقیر اور ذلیل سمجھا اللہ نے ان کو روحانیت کا بادشاہ بنا دیا اور روحانیت کی سلطنت عطا فرما دی اور جو دنیاوی بادشاہ ہیں اور اپنے آپ کو بادشاہ سمجھتے تھے ان کا نام و نشان مٹ گیا۔ جبکہ بزرگانِ دین کو یہ مقام عطا فرمایا کہ ان کی ذات میں، ان کی آواز میں، ان کے ذکر میں، ان کی تقریر میں اور ان کی شخصیت میں ایسی کشش پیدا فرما دی کہ لوگ کھنچے آتے ہیں۔ غرض یہ کہ وہ تو اپنے آپ کو چھپاتے رہتے ہیں اور جنہوں نے کہا ہم کچھ نہیں خدا نے انہیں سب کچھ بنا دیا اور جو کہتا ہے میں کچھ ہوں تو سمجھ لو وہ کچھ نہیں ہے۔ اعمال میں خلوص کا مطلب یہی ہے کہ ہم نماز پڑھیں تو خالص اللہ کی رضا کے لیے پڑھیں، روزہ رکھیں تو اللہ کی رضا کے لیے، حج کریں تو اللہ کی رضا کے لیے، زکوٰۃ دیں تو اللہ کی رضا کے لیے، کسی کی مدد کریں تو اللہ کی رضا کے لیے جو بھی عبادت کریں خالص اللہ کی رضا کے لیے جب اعمال میں نیت میں خلوص ہوگا اُس کام میں برکت بھی ہوگی اور وہ کام پایۂ تکمیل تک پہنچ جائے گا ایسا نہیں ہوگا کہ وہ کام نامکمل رہ جائے جب بندہ خالص اللہ کی رضا کے لیے کام کر رہا ہوتا ہے تو رب تعالیٰ کی مدد اس کے کام میں شاملِ حال ہوتی ہے اور کام پایۂ تکمیل پہ پہنچ جاتا ہے اور اس کام میں رحمتیں برکتیں شامل ہو جاتی ہیں جس کی نیت میں خلوص ہوگا شیطان اس پر قابو نہیں پا سکتا۔

سبق آموز حکایت "عابد اور شیطان":

ایک بزرگ نے ایک حکایت لکھی ہے کہ ایک شہر میں لوگ ایک درخت کی عبادت کرنے

لگے درخت کو پوجنے لگے کچھ لوگ مل کر ایک عابد صاحب (عبادت کرنے والا) کے پاس آئے۔ لوگوں نے کہا حضرت آپ کے ہوتے ہوئے دیکھیں لوگ درخت کی پوجا کررہے ہیں درخت کی عبادت کررہے ہیں اس عابد نے کلہاڑی اُٹھائی اور اس کی طرف چلے کہ ابھی جا کر میں اس درخت کو کاٹ دیتا ہوں جب یہ درخت ہی نہیں ہوگا تو کوئی اس کی عبادت بھی نہیں کرے گا جب یہ قریب پہنچنے لگے تو شیطان انسانی شکل میں آ گیا اور پوچھا: کہاں جارہے ہیں؟ عابد نے کہا میں وہ درخت کاٹنے جارہا ہوں۔ شیطان نے کہا کیوں؟ عابد نے کہا لوگ اللہ کو چھوڑ کر اس کی عبادت کررہے ہیں سجدے کررہے ہیں شرک ہورہا ہے میں ابھی جا کر اس کو ختم کردیتا ہوں۔ شیطان نے کہا نہیں میں تمہیں نہیں جانے دوں گا۔ عابد نے کہا نہیں میں جاؤں گا دونوں میں لڑائی ہوئی۔ عابد نے شیطان کو گرا دیا اور اس کے سینے پر چڑھ کر بیٹھ گیا اب اس نے دیکھا کہ اس نے تو میرے اوپر قابو پالیا (یاد رکھیئے شیطان کا ایک حربہ ہے لالچ، لالچ اگر انسان میں پیدا ہوجائے تو سمجھو آدمی بھی شیطان کے قبضے میں ہے) شیطان نے دیکھا کہ یہ میرے اوپر قابض ہوگیا ہے تو اس نے کہا اچھا دیکھو ایسا کرو اگر تم ابھی یہاں سے واپس چلے گئے اس درخت کو تم نے نہیں کاٹا تو روزانہ تمہارے تکیے کے نیچے سے دو اشرفیاں نکلیں گی اب عابد کے دل میں لالچ پیدا ہوگئی اور لالچ بھی شیطان کی ایک چال ہے جس سے وہ انسان کو گمراہ کرتا ہے یہ فوراً سینے سے اتر گیا۔ اس نے سوچا کہ چلو اچھا ہے روزانہ دو اشرفیاں ملیں گی واپس چلے چلو کلہاڑی رکھ دی۔ اب ساری توجہ سارا خیال اسی طرف کہ صبح دو اشرفیاں ملیں گی رات ہوئی سو گئے صبح اٹھے تکیہ ہٹایا تو دو اشرفیاں مل گئیں عابد صاحب

نے کہا یہ تو بڑی اچھی بات ہے دوسرے دن سوئے اور صبح اٹھے تکیہ ہٹایا تو کچھ بھی نہیں۔ حیران ہو گیا ارے کیا ہوا؟ ایک ہی دن ملیں اس نے تو کہا تھا روزانہ دو اشرفیاں ملیں گی پھر دوبارہ کلہاڑی اٹھائی چلے دیکھا کہ راستے میں شیطان انسانی شکل میں موجود ہے۔ پوچھا کہاں جا رہے ہو؟ کہا میں درخت کاٹنے جا رہا ہوں وہاں شرک ہو رہا ہے لوگ درخت کے سامنے جھک رہے ہیں درخت کی عبادت کر رہے ہیں شیطان نے کہا میں نہیں جانے دوں گا اس نے کہا جاؤں گا پھر لڑائی ہوئی لیکن اس مرتبہ کیا ہوا شیطان نے اسے گرا دیا اور عابد نے اپنے جسم میں کمزوری محسوس کی اس کی روحانی قوت جو تھی وہ ختم ہو گئی۔ آخر ایسا کیوں ہوا؟ اس لیے کہ لالچ پیدا ہو گئی شیطان کے بہکائے میں آ گیا جب کمزوری محسوس کی اور شیطان اس کے سینے پر چڑھ کر بیٹھ گیا تو شیطان نے کہا تو کچھ بھی کر لے میں تجھے آگے نہیں بڑھنے دوں گا اس درخت تک نہیں جانے نہیں دوں گا جب اس نے دیکھا میری طاقت کہاں گئی پہلے تو میں نے اس کو گرا دیا تھا اب اس نے مجھے گرا دیا ہے۔ عابد نے پوچھا کہ یہ کیا وجہ ہے؟ شیطان نے کہا وجہ یہ ہے کہ اب تمہارے اندر سے اخلاص ختم ہو گیا ہے اور لالچ پیدا ہو گئی ہے پہلے تم جا رہے تھے خالص اللہ کی رضا کے لیے کہ لوگ درخت کے سامنے جھک رہے ہیں میں اس کو ختم کر دوں تا کہ لوگ خالص اللہ کی عبادت کریں اُس وقت تمہاری نیت میں خلوص تھا اس وجہ سے تم مجھ پر غالب آ گئے تھے اور اب تمہارے اندر سے خلوص ختم ہو گیا لالچ پیدا ہو گئی ہے اس لیے میں اب تم پر غالب آ گیا۔

یاد رکھیئے جس کے اندر لالچ پیدا ہو گی شیطان اس پر غالب آ جائے گا اسی لیے لالچ سے

بچیے آج کے دور میں بہت سی ایسی چیزیں چل رہی ہیں کبھی آپ کے پاس فون آتا ہے کہ آپ کا ٹکٹ نکل آیا ہے انعام نکل آیا ہے پچاس لاکھ کا۔ ہمارے پاس بہت سے ایسے لوگ آتے ہیں حضرت اگر یہ نکل جائے بس پھر کام ہو جائے۔ برائے مہربانی اس لالچ سے بچیے جو حق حلال کی روزی اللہ تبارک وتعالیٰ عطا فرما دے وہی سب سے بہتر ہے اس لالچ میں آکر حلال مال جو ہوتا ہے وہ بھی گنوا دیتے ہیں۔ اس لیے جب لالچ پیدا ہو گی تو خلوص ختم ہو جائے گا روحانیت ختم ہو جائے گی شیطان غالب آجائے گا شیطان سے بچنے کا چوتھا طریقہ یہ ہے کہ اپنی نیتوں میں اخلاص پیدا کیجیے، اپنے ہر عمل میں اخلاص پیدا کیجیے کوئی بھی کام ہو صرف اللہ کی رضا کے لیے کریں جب آپ اللہ کی رضا کے لیے کریں گے تو اللہ تعالیٰ نیتوں کا حال جانتا ہے اس کو پتا ہے یہ لوگوں کو دکھانے کے لیے کر رہا ہے یا خالص میری رضا کے لیے کر رہا ہے ہاں اگر یہ خالص اللہ کی رضا کے لیے کر رہا ہے تو پھر اس میں رحمتیں برکتیں شامل فرما دیتا ہے اور اگر کام میں اخلاص نہیں ہوگا ریاء کاری ہو گی تو سارا ثواب بھی ختم ہو جائے گا اور رحمتیں اور برکتیں بھی نہیں ملیں گی۔

مرید ہونے کا مقصد کیا ہونا چاہیے؟:

ہم بزرگانِ دین کی بارگاہ میں آتے ہیں تو اللہ کی رضا کے لیے اور ہمارا مرید ہونا بھی رب کائنات کی رضا کے لیے ہوتا ہے۔ افسوس کہ آج لوگ مرید تو ہوتے ہیں مگر کوئی شادی کے لیے کہ مرید ہو جاؤں تو میری شادی ہو جائے، مرید ہو جاؤں تو میری روٹھی ہوئی بیوی آجائے مرید ہو جاؤں تو کاروبار میں ترقی ہو جائے۔ دراصل اس کام کے لیے مرید نہیں ہونا چاہیے۔ اگر مرید ہونا ہے تو اللہ کی رضا کے لیے ہو، مرید ہونا ہے تو عاقبت سنوارنے

کے لیے ہو، آخرت درست کرنے کے لیے ہو، اگر فکرِ آخرت کے لیے مرید ہوئے تو باقی کام تو خود بخود ہو جائیں گے۔ اگر آپ حقیقت میں اس لیے مرید ہوں کہ مجھے اللہ ربُ العالمین کا قرب حاصل ہو جائے، مجھے طریقہ مل جائے کہ میں کیسے اللہ کے قریب ہو جاؤں، اللہ کے نیک بندوں کی فہرست میں میرا نام شامل ہو جائے میری آخرت درست ہو جائے۔ آخرت درست کرنے کی فکر کرو گے تو دنیا خود بخود درست ہو جائے گی اور اگر دنیا درست کرنے کی کوشش کرو گے تو پھر معاملہ خراب ہو جائے گا اس لیے ہمیشہ اپنے عمل میں اخلاص پیدا کرو۔

تو اب آپ نے سمجھ لیا کہ یہ چار چیزیں ایسی ہیں کہ اگر یہ کسی انسان کے اندر پیدا ہو جائیں تو شیطان کے حملوں سے بالکل محفوظ ہو جائیں گے۔

۱) پانچ وقت نماز

۲) استغفار کی کثرت

۳) صحبتِ صالح (نیک لوگوں کی صحبت)

۴) اخلاصِ نیت (یعنی اعمال میں خلوص)

یہ چار چیزیں آپ نے سنیں اور پڑھی ہیں صرف آپ کو سنیں اور پڑھنی نہیں ہیں اس پر عمل بھی کرنا ہے۔ پانچ وقت کی نماز کے بارے میں معلوم ہے تو اس کو پڑھنا بھی ہے مرتے دم تک ان شاء اللہ اور یہ اسی کی توفیق ہو گی جو ہم پڑھیں گے ہماری کیا کوشش اور کیا عمل ہمارے بزرگانِ طریقت اور مشائخِ طریقت نے ان تمام چیزوں کو بیان کیا اس کا پریکٹیکل کر کے دیکھا دیا کہ کس طرح شیطان کے حملے ہوئے اور کس طرح انہوں نے

اپنے آپ کو اس سے بچالیا اور اس سے بچ کر گزر گئے اگر اس طرح آپ عمل کریں گے تو
ان شاء اللہ شیطان کے حملوں سے محفوظ رہیں گے۔

مریدین کے لیے ہدایت:

مریدین کے لیے ہدایت یہ ہے کہ پہلی چیز پانچ وقت نماز اور دوسری چیز جو جو وظائف
آپ کو بتائے گئے ہیں دعائے حزب البحر ہے، سورۃ مزمل ہے، اللہ الصّمد ہے جس کو جو
بھی وظیفہ بتایا گیا ہے اس پر پوری استقامت کے ساتھ عمل کرے اور تیسری چیز درگاہ
شریف (درگاہ عالیہ اشرفیہ) کی حاضری یہ چیزیں بھی شیطان سے بچنے کے لیے ہیں پھر
آپ کہیں گے آپ نے تو چار کہیں تھیں یہ تو پانچ ہو جائے گی۔ چار تو اپنی جگہ پر ہیں لیکن
جو میں اور چیزیں بتا رہا ہوں یہ بھی اس سے بچنے میں بہت زیادہ آپ کو فائدہ دیں گی وظائف
کی پابندی اور پھر درگاہ عالیہ اشرفیہ کی حاضری یہاں پر جتنے معمولات ہوتے ہیں ہم یہ
نہیں کہتے کہ آپ سارے معمولات میں شرکت کریں کسی ایک میں بھی پابند ہو جائیں تو آپ
کا کام ہو جائے گا اور ان شاء اللہ تعالیٰ دنیا بھی سنور جائے گی اور آخرت بھی سنور جائے گی
آیئے دعا کریں کہ اے الہ العالمین جو کچھ بیان کیا گیا اس کو اپنی بارگاہ میں منظور و مقبول
فرمائے جس نے اس کتاب کو پڑھا مولیٰ ان کو عمل کی توفیق عطا فرما، بزرگانِ دین کے
نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرما، ان سب کے علم میں، عمل میں اور عمر میں برکت عطا
فرما، ان سب کے روزگار میں ترقی عطا فرما، ان سب کی ظاہری باطنی روحانی جسمانی
بیماریوں کو پریشانیوں کو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے دور فرما اور اے رب العالمین ہم سب کو
بزرگانِ دین اولیاء کاملین سے محبت کرنے کی توفیق عطا فرما۔ آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ

درگاہ عالیہ اشرفیہ میں ہونے والے سالانہ پروگرام

۱۔شب عاشورہ: ۹محرم الحرام کی رات شب بیداری ہوتی ہے۔

۲۔سہ روزہ مرکزی سالانہ عرس اشرفیہ حضرت مخدوم سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی رحمۃ اللہ علیہ بتاریخ ۲۶،۲۷،۲۸محرم الحرام منعقد ہوتا ہے جس میں جید علمائے کرام شرکت فرماتے ہیں۔عرس کے آخری روز حضرت فخر المشائخ خصوصی دعا فرماتے ہیں۔

۳۔شب میلاد: ۱۱ربیع الاول کی رات کو حضور ﷺ کے میلاد کے سلسلے میں حضرت فخر المشائخ خصوصی بیان فرماتے ہیں۔

۴۔سہ روزہ مرکزی سالانہ عرس اشرفیہ حضرت قطب ربانی ابو مخدوم شاہ سید محمد طاہر اشرف الاشرفی الجیلانی رحمۃ اللہ علیہ بتاریخ ۱۶،۱۷،۱۸جمادی الاول منعقد ہوتا ہے۔جس میں جید علمائے کرام شرکت فرماتے ہیں عرس کے آخری روز حضرت فخر المشائخ خصوصی دعا فرماتے ہیں۔

۵۔شب معراج: ۲۶رجب المرجب کی رات کو محفل نعت و بیان بسلسلہ شب معراج منعقد ہوتا ہے۔

۶۔شب برأت: ۱۴شعبان المعظم کی رات روحانی اجتماع ذکر حلقہ اور خصوصی دعا ہوتی ہے۔

۷۔ختم قرآن: ۲۰رمضان المبارک کی رات کو تراویح میں ختم قرآن ہوتا ہے اور حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ کا یوم شہادت منایا جاتا ہے۔

۸۔شب قدر: ۲۶رمضان المبارک کی رات میں شبینہ ہوتا ہے جس میں آخری پارے کی تلاوت حضرت فخر المشائخ فرماتے ہیں اس کے بعد خصوصی دعا ہوتی ہے۔

۹۔سالانہ فاتحہ اشرف المشائخ ابو محمد شاہ سید احمد اشرف الاشرفی الجیلانی رحمۃ اللہ علیہ ۱۳ذوالقعدہ منعقد کی جاتی ہے محفل میلاد ﷺ میں معروف ثناء خواں شرکت فرماتے ہیں محفل کے اختتام پر حضرت فخر المشائخ خطاب اور خصوصی دعا فرماتے ہیں۔

ماہانہ پروگرام

۱۔ہر چاند کی نوچندی جمعرات کو درگاہ شریف میں شب بیداری کا پروگرام ہوتا ہے۔جس میں آیتِ کریمہ، اللہ الصمد اور درود شریف کا ختم ہوتا ہے پھر رات ۲بجے ذکر حلقہ ہوتا ہے اور حضرت فخر المشائخ اپنے مخصوص انداز میں دعا فرماتے ہیں

۲۔ہر مہینے چاند کی ۱۳تاریخ کو حضرت اشرف المشائخ ابو محمد شاہ سید احمد اشرف الاشرفی الجیلانی قدس سرہ کی ماہانہ فاتحہ اور محفل نعت ہوتی ہے۔

۳۔ہر مہینے چاند کی ۱۷تاریخ کو سلطان المشائخ حضرت نظام الدین اولیاء محبوب الٰہی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت قطب ربانی ابو مخدوم شاہ سید محمد طاہر اشرف الاشرفی الجیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی ماہانہ فاتحہ اور محفلِ سماع ہوتی ہے۔

۴۔ہر مہینے کی ۲۷تاریخ کو بانی سلسلہ اشرفیہ غوث العالم تارک السلطنت محبوبِ یزدانی حضرت مخدوم سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ کی ماہانہ فاتحہ اور محفلِ سماع ہوتی ہے۔

ہفتہ وار پروگرام

۱۔ہر جمعرات کو رات ۱۰بجے ذکر حلقہ ہوتا ہے۔

۲۔ہر جمعہ کو بعد نماز جمعہ ختم خواجگان ہوتا ہے اس کے بعد درود شریف کا ختم اور مختصر نعت خوانی ہوتی ہے۔

۳۔ہر اتوار کو عصر تا مغرب روحانی تربیتی نشست ہوتی ہے۔

Scanned with CamScanner